خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں

از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

تخلیق ارض و سما میں غور و فکر کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی مصنوعات میں تو غور و فکر کر سکتا ہے اور اسکی صفت اور وحدانیت کو سمجھ سکتا ہے، مگر خود خدا تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہیں کر سکتا۔ یہ بات امام غزالیؒ نے اپنی متعدد کتابوں میں درج کی ہے اور حضرت شاہ ولیؒ اللہ نے بھی حجت اللہ البالغہ میں یہ اصول بیان کیا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ **لا فکرۃ فی الرب** یعنی رب تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہیں ہو سکتا۔ **تفکروا فی الخلق ولا تفکروا فی الخالق** اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء میں غور و فکر کرو، خود خالق کائنات کی ذات میں فکر مت کرو، کیونکہ ذات خداوندی وہ ذات ہے جسے غور و فکر کے ذریعے نہیں پایا جاسکتا۔ مخلوق میں غور و فکر سے اللہ تعالیٰ کی صفت سمجھ میں آتی ہے اور اسکی وحدانیت کا ادراک ہوتا ہے۔ چنانچہ عقلمند لوگ غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اے مولا کریم! تو نے یہ تمام چیزیں بیکار پیدا نہیں کیں، ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تو وحدہ لاشریک ہے اس طرح گویا توحید کا مسئلہ بھی سمجھ میں آگیا۔ سورۃ یوسف میں موجود ہے **و کاین من ایتہ فی السموت والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون**۔ لوگ زمین و آسمان کی بے شمار نشانیوں کے قریب سے گزر جاتے ہیں مگر ان میں غور و فکر کر کے نتیجہ اخذ نہیں کرتے، بلکہ غافل رہتے ہیں۔ مقصد یہ کہ زمین و آسمان، اس کے ستارے اور سیارے ہر وقت انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔

جس نظام شمسی (SOLAR SYSTEM) میں ہم رہتے ہیں اسکے سات مشہور سیارے زہرہ، قمر، شمس، عطارد، مریخ، مشتری اور زحل ہیں۔ ان کے آج کل بڑے چرچے ہیں۔ خلا پیما سائنسدان ان سیاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔ بلکہ ان سات میں قمر سیارے پر تو انسان پہنچ چکا ہے اور اسکی وضع قطع معلوم ہو چکی ہے۔ چاند پر سرد ترین علاقہ بھی معلوم ہوا ہے۔ اگر انسان وہاں پہنچ جائے تو برف کا ٹکڑا بن جائے اس طرح وہاں پر اڑھائی سو سنٹی گریڈ تک گرم ترین علاقہ بھی موجود ہے۔ جو لوگ چاند پر پہنچے ہیں وہ اس زمینی لباس میں نہیں گئے۔ یہ تو فوراً" جل جائیگا" وہاں پر خلائی لباس پہن کر ہی پہنچا جا سکتا ہے اور یہ ایسا لباس ہے جس کی تیاری پر اڑھائی تین لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ قرآن پاک کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند پر انسانی رہائش قریبا" ناممکن ہے۔ انسان وہاں پر پہنچا بھی ہے تو محدود وقت کیلئے۔ ماہرین فلکیات بتاتے ہیں کہ چاند پر ایک پونڈ انسانی خوراک پہنچانے پر تیس ہزار پونڈ خرچ آئیگا۔ ظاہر ہے کہ اس قدر فضول عیاشی کی کون جرات کرے گا۔ یہ اس سیارے کی بات ہے جو زمین سے قریب ترین ہے۔ نظام شمسی کا دوسرا سیارہ سورج زمین سے نو کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے۔ یہ اپنی پیدائش سے لیکر پورے نظام شمسی کو گرمی اور روشنی پہنچا رہا ہے۔ اسکی روشنی ہم تک سات منٹ اور آٹھ سیکنڈ میں پہنچتی ہے۔ مگر اللہ مالک الملک نے فرمایا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا **اذا الشمس کورت** جب یہ سورج اور اسکی روشنی لپیٹ دی جائیگی۔ یہ پورا نظام شمسی درہم برہم ہو جائے گا اسکے بعد ایک دوسرا نظام قائم ہوگا جسے آخرت اور حشر کا نظام کہا جاسکتا

بقیہ صفحہ ۱۰ پر